20869 ـ گھروں میں عورتوں کا خادمات رہنا اور کیا یہ لونڈیاں ہیں؟!

سوال

میں ایك انڈونیشی مسلمان ہوں، اور مشرق وسطی میں کام کرنے والی ملازمات کے بارہ فتوی چاہتا ہوں:
کیا گھروں میں کام کرنے والی عورتیں لونڈیاں شمار ہوتی ہیں؟
بہت زیادہ اہم ہے کہ ہم کام کرنے والی عورتوں کی حالت جانیں، کیونکہ یہاں پر کفار اس موضوع کو اسلام کی صورت مسخ کرنے کے لیے استعمال کر رہے ہیں اور اسے بہانہ بناتے ہیں، میری گزارش ہے کہ آپ بعض علماء کرام اور کچھ تنظیموں اور کمیٹیوں کے فتاوی جات ارسال کریں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

گھروں میں کام کاج کرنے والے خادم لونڈیوں اور غلاموں کا حکم نہیں لیتے، بلکہ ان کا حکم پرائیویٹ مزدور اور ملازم کا ہے، جو ایك ملازم کی طرح صرف اجرت پر حاصل کرنے والے کے پاس کام کرنے کے لیے ہیں.

خادم عورتوں اور ان کا دوسرے ملکوں سے لائے جانے کے متعلق کلام گزر چکی ہے، اور ان ممانع کا بھی ذکر کیا جا چکا ہے جن میں ان گھروں والے پڑتے ہیں جن میں یہ عورتیں کام کرتی ہیں، اس کی تفصیل آپ سوال نمبر (26282) کے جواب دیکھی جا سکتی ہے.

دوم:

بعض گھروں والوں کی طرف سے جو ظلم و ستم ان خادموں پر کیا جاتا ہے، یہ ایسا امر ہے جسے اسلام جائز نہیں سمجھتا اور اسے کا اقرار نہیں کرتا، بلکہ اس سے بچنے کا کہتا ہے، اور نہ ہی یہ جائز ہے کہ اسے اسلام پر طعن و تشنیع کا وسیلہ اور سبب بنایا جائے، اور اس سے اسلام کی صورت کو خراب کر کے پیش کیا جائے، کیونکہ یہ تو بعض مسلمانوں کی غلطیاں ہیں، اور اسلام نے تو خود اس کو حرام قرار دیا ہے.

بخاری اور مسلم نے ابو ذر رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایك شخص کے ساتھ بری کلام کرتے ہوئے اسے اس کی ماں کی عار دلائی، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اے ابو ذر کیا تم اسے اس کی ماں کی عار دلا رہے ہو؟ تم تو ایسے شخص ہو جس میں جاہلیت ہے! تمہارے بھائی تمہارے خادم ہیں، اللہ تعالی نے انہیں تمہارے ماتحت کر دیا ہے، لہذا جس کا بھائی اس کے ماتحت ہو اسے چاہیے کہ وہ اسے وہی کھلائے جو خود کھاتا ہے، اور اسے وہی پہنائے جو خود پہنتا ہے، اور تم انہیں اس کام کی تکلیف نہ دو جو ان کے بس سے باہر ہو، اور اگر انہیں اس کا مکلف کرو تو ان کی مدد کرو"

صحیح بخاری حدیث نمبر (30) صحیح مسلم حدیث نمبر (1661).

لهذا جب دین اسلام کا غلاموں کے ساتھ یہ سلوك اور انصاف ہے جو انسان کی ملکیت ہیں، تو پھر ان خادموں اور ملازموں کے ساتھ ان کی حالت کیا ہو گی جن کے وہ مالك بھی نہیں، بلکہ انہیں صرف کام کے لیے مزدوری پر رکھا گیا ہے؟ !

سوم:

ان ملازم عورتوں کے ساتھ خلوط کرنا، اور انہیں دیکھنا جائز نہیں ہے، کیونکہ یہ مردوں کے لیےاجنبی ہیں، اور ان کے اہل و عیال اور محرمات میں سے نہیں.

اور اسی طرح مرد ملازم اور خادم بھی گھر والوں کے لیے اجنبی ہیں، اس لیے گھر کی کسی عورت کے لیے ان مردوں کےسامنے ہونا، اور ان کے ساتھ خلوط کرنا جائز نہیں ہے.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

ڈرائیوروں اور گھریلو خادموں کےساتھ میل جول اور ان کے سامنے آنے کا حکم کیا ہے، اورکیا یہ اجنبی کے حکم میں آتے ہیں؟

یہ علم میں رہے کہ میری والدہ مجھ سے مطالبہ کرتی ہے کہ میں خادموں کے سامنے آؤں اور اپنے سر پر دوپٹہ رکھوں، تو کیا ہمارے دین حنیف میں یہ جائز ہے، جو ہمیں اللہ تعالی کی معصیت نا کرنے کاحکم دیتا ہے؟

تو شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

ڈرائیور اور خادم کا حکم بھی باقی اجنبی مردوں جیسا ہی ہے، اگر یہ محرم نہ ہوں تو ان سے پردہ کرنا واجب اور ضروری ہے، اور ان کے سامنے بے پردہ ہو کر آنا اور خلوط کرنا جائز نہیں ہے.

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" کوئی مرد بھی کسی عورت کے ساتھ خلوط نہ کرے کیونکہ ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے"

اور پردہ کے عمومی دلائل کے وجوب اور غیر محرموں کے سامنے بے پردگی کی حرمت کے دلائل کی بنا پر بھی جائز نہیں، اور اسی اللہ تعالی کی معصیت و نافرمانی میں والدہ یا کسی اور کی اطاعت و فرمانبرداری کرنا جائز نہیں ہے.

دیکھیں: التبرج و خطرہ تالیف شیخ ابن باز

واللہ اعلم .